

رُک جاؤ ناں!

پاک سوسائٹی

ڈاٹ کام

نبیلہ ابرار راجہ

[WWW.PAKSOCIETY.COM](http://WWW.PAKSOCIETY.COM)

# شوکی حلقہ

نے یہ مقرر تو میں دیکھا ہر سب اپنی اپنی سرگرمیوں  
میں مگن تھے نہ پھر سے اتنی اور نوا اور دانہ۔  
پاس دلی گئی۔  
”تحقیق یا میں کی چاہتا تھا کہ سب کے ساتھ  
ہو لوں۔“

اپنے پیچھے اس نے اشعر کی شریر اور ہر جوش آواز  
سنی اپنی کلائی پر مگن کو ان پر بھی سی شدت اور تیش  
محسوس ہو رہی تھی شام اٹھنے کا ایک سی ٹی  
ریٹورنٹ میں چلے آئے وہیں اشعر کا دست امداد۔

اسے مل گیا تو ہاتھ ہاتھوں میں وقت گزرنے کا احساس  
نکستہ ہوا مطلب کی باذان کے بعد گھر پہنچے  
زہرا بیگم کا حکم تھا کہ مگن کو سمندر کی سیر کرائیں  
مگن سب کو تو کو تک کا بللا چلے آئے صبح کے ٹکے  
لب آئے تھے کپڑے تبدیل کر کے مگن زہرا بیگم کے  
ہینڈروم میں آئی۔

”اگ۔ نک۔ میرے پاس بیٹھو۔“ مہبت  
سکرائیں اور اسے اپنے ساتھ بٹھالیا تو آج کی یہ  
کے بارے میں پوچھ رہی تھیں گوہر اور جی چہ بانیں  
کرسٹ کے بعد مگن ہینڈروم میں آئی مگن سے اس  
کا براہ راست ہو رہا تھا اشعر ابھی لیوی لافنگ میں تھا اس  
نے جلدی جلدی ڈل بیڈ سے نکلیے اور چادر اٹھائی  
گاہر بیٹ پر تکیہ رکھ کر بیٹھ گئی ”آٹھویں بند کر کے  
خینڈ کی دیوئی کو لالے گئی وہاں نہ جانے کیوں اشعر کی  
سمندر پر کی جانے والی جرات پر اچھے کیا ہے اختیار اس  
نے وہاں کلائی پر میرے سے ہاتھ پھیلا جہاں اس کی  
مگن کافی کا بس باجی بھی تانا لگ رہا تھا۔

مگن کھوئی کھوئی نظروں سے پانی میں شور مچاتی  
ہوئی ”وانیہ اور سلی کو دیکھ رہی تھی ٹوٹے بھی پانی میں  
میں شرابور الہکلیاں کر رہے تھے اشعر نے مامرو کو  
اٹھا کر پانی میں پھینک دیا تھا اور لب عامر سے لاپوش  
کیے اس کے سینے پر بیٹھا کہ گدیاں کر رہا تھا اور اشعر  
لوٹ پوٹ ہو رہا تھا غازی اور فیصل دونوں کی کشش  
دیکھ رہے تھے بلکہ حسب توقع عامر کی ہمد بھی کر رہے  
تھے نہایت جھاڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی لوہا پاس پڑے پھر  
پر بیٹھ گئی۔ اشعر نے تینوں کا کھیرا ڈھونڈا تھا۔

”تم سے تو میں بیٹ لوں گا۔“ اس نے منہ پر ہاتھ  
پھیرتے ہوئے دھمکی دی کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ ابھی  
اپنا کما پورا کر گزرا ہر شکر کہ مگن کی طرف بڑھ گیا۔  
”تھیں اواس ہر مری چوری ہو گئی ہے باطل ہاگر  
دل چوری ہوا ہے تو فکر مت کرو میرے پاس ہے لے  
لیتا ہر مری میرے پاس نہیں ہے۔“ وہ بڑے عجیبہ  
لہجے میں بولا وہ خاموش رہی۔

”وہ کھو پولا چپ چپ نہیں رہا کروں سو لو خوشیاں  
منٹا اکثر تل میرے جیسا جنڈ سم لڑا کسی کا کوئی  
ہے۔“ اس  
سے اسے دیکھ رہی تھی۔

”مگن یہ تمہارے باز پر کیا رنگ رہا ہے۔“ اشعر  
نے اس کی بندھیا کلائی پکڑ لی۔

”گلسٹو کیاں؟“ وہ بری طرح خوفزدہ ہو گئی۔  
”یہاں اشعر نے گوہر اور جی چہ بانیں اور جھٹلے لب  
اس کی کلائی پر رکھ کر مہبت کر دی یہ کلائی کی تیزی  
سے ایک دم پیچھے آئی اور گوہر اور جی چہ بانیں کے کسی



”ہم کیا کریں۔“ وہ بے بسی سے خود کلامی کرتے ہوئے بیڑی پٹائی۔ روانہ کھانے کی آواز پر سمن نے چادر منہ تک لے لی ”اشعر بڑے خوشگوار میوے میں جارج مائیکل کا لفرہ گنگناٹے ہوا اندر داخل ہوا اور لائٹ آن کی گھبراہٹ ایک دم تیز روشنی میں نما گیا لیٹے لیٹے وہ کسمپاسی سے اشعر نے رستہ واضح اتار کر نیکل پر رکھی جوتوں سے پاؤں آزاد کیے اور واس روم میں نہانے ٹھس گیا چند منٹ بعد توپے سے نیلے بالوں کو رگڑتا وہ برآمد ہوا اور معمول کے مطابق بالوں میں برش

پھیرا ”سمن نے گرمی کی وجہ سے چادر چہرے سے سرکا دی اور آنکھ کی چھری سے اسے دیکھنے لگی ”بالوں کا خوبصورت جدید اسٹائل اور چوڑے مضبوط شانے پیچھے سے نظر آ رہے تھے ”اشعر بلاتا تو اس نے آنکھیں اور بھی مضبوطی سے بند کر لیں ”اسے ایسے لگا کہ وہ جیسے اسے دیکھ رہا ہے ”فورا“ اس نے کدوٹ بدل کر اس کی طرف سے پشت کر دی۔

”اوہ مائی گاڈ کیسی سنگدل لڑکی میری قسمت میں لکسی ہے۔“





ہذا سرائیکی کے گرد لپٹے ہوئے خبر سوری مٹی کے  
 ہونے کو دیکھا گیا۔ مٹی کی خود سوری مٹی پر  
 دیکھنے والے کے ہوش اڑا دیں مٹی کا سوری  
 سے کوٹ چل کر دیکھ گیا کسی کسی دھڑلہ  
 ہریانہ خواہشیں اس کے اندر چھپ گئیں سر  
 چہ پہنچے۔ ان کے ہونے کو کہہ کر انہیں آکا  
 سب اس طرح چل رہے تھے۔

میں بھی آتا ہوں۔ جس نے اس کو مطلع کیا اور  
جہاں پہنچا تو قریب ہی ایک بول ٹکا لٹے ہوئے  
اس کی نظر پھل کے نیچے پڑا تو اس حالت میں پھیل  
اور عامرہ اٹھ بیٹھے کہ ان کو ششیں کر رہے تھے  
اس نے بچے تک گرفت کیا جب پہنچا تو ان کو لایا  
کہا کہ بچہ پہاڑ سے مل کر رہے تھے  
میرا حصہ بھی وہ دیکھ بھی لایا تو پتہ چل گیا۔  
پھر نہ ہو سکی۔

اس کی شہرت ہو گئی۔

حق تعالیٰ ان کے لئے ہر کام کو آسان فرمائے۔

کلاس کے بچے نے کچھ دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب سا شخص ہے۔" دیکھتے دیکھتے اس شخص نے ایک کھوپڑی اٹھائی اور اس میں سے کچھ نکلنے لگا۔

میں جب یہاں پہنچا تو یہاں ہی رہ کر رہ گیا۔

اگرچہ یہ سب کچھ کہیں کہیں ہو سکتا ہے مگر اس کی  
پوری وضاحت کے لئے اس کتاب میں "تجربہ" کی بات کی گئی ہے

نے کس کرلیا، اہل آنکھوں میں پتا سا کھل بھی  
 لگایا اور اپنے تئیں غلطی نہ رہی۔

ہم کو سلام کیجئے جس سے سنا جائے خصوصاً وہی گوار

وہی ہے جو اس کے لئے ایک نیا دنیا کی بنیاد ڈال رہا ہے۔

میں نے اپنی جان خیر و نجات کے لئے اس کی دعا کی۔

”ہر صاحبِ نمیکہ ہے سہم ہائے ہر قسم کا افسار  
کر رہے تھے۔ ہماری تکل نے اُس کی تھکن ملے“

کے لیے بھی لڑ رہا تھا۔ "مافی لے۔"

میں نے ایک کمال کیا ہے کہ وہ دیکھ لائے۔

مولانا کا کہنا ہے کہ ایک سالہ قلمی

”گئے کہاں؟“ عامر اور کیمل خود کو لا قفل دیکھے

کی بھرہ کو قتل کر رہے تھے، اس لیے ہاتھ کی طرف حوجہ نہ گئی، ہاتھ کی گئی کہ یہ ہے اسے

محرمِ حبیبؐ کے ساتھ ہمیں پھر کیا تھا؟ اے کھیل مٹی  
میں بکھرے ہوئے اے کھیل مٹی! شہزادِ فیصل کے ہم

بھئی محنت اٹھ کر بیچے، اس کے لیے محمود گراں کی طرف دھاوا بول کر اس پر ہاتھ اٹھائے تھے۔

میں نے ان کے پاس سے غیبی طور پر ان کے لئے ایک کتاب لے لی ہے جس میں ان کی اصلاح کے لئے ہے۔

یہاں پر دنیا کی ایک سوری محبت کے لیے

لوہے کی گھنٹوں کے لیے اس کے پاس تیار کیا تھا  
سکین میں شہید آگے

تم کو اس کیم کلاسی میں لے گیا ہے۔ تم کو اس کیم کلاسی میں لے گیا ہے۔

کیا تھا؟ جو فیصل کو ایک آگہ جس کی جگہ اس نے دس  
دس لاکھ کر لیا۔ کیا تھا؟

مکتبہ دارالعلوم دیوبند  
پیشانی

موتے عالم اپنا حصول جیسا کہ روک

۱۰۔ چچہ مشہور است کہ چکا تھا بد مذہب کی گستاخی کرتا تھا

ہاتھی مجھے سے ہٹ کر اس نے کمری کلب فقیر



میری دکان نے جلد "شعر" لڑائی

میں بھی ہم دونوں مل کر کھاتے ہیں۔ "قادی"

اسے بھی پتہ نہ تھا کہ کیا ہے۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

میں بھی نہیں کھاتے۔ میں نے انکار کیا۔

کر لیا تھا جہاں سے اہل نفس پر قرار

دیکھ کے لیے ہر گاہی غلبہ شقیں گور

تھا دیکر کزن اس کے ہاں ہندو ایسے

کرتے تھے۔

وہ گاؤں میں بھر کر "سہیلی" طے کے سب

نے اپنے اپنے ہندو غلوں کی آگس گرم

شعر "میرا" میں ایک گاڑی میں تھے

میں شعر کے ساتھ بیٹھی تھی

ہوئے تھے میں پر توجہ دے رہی تھی

تھیں گور کے پورے شعر کے ساتھ

میں اس پتہ پر تھی میں شعر کی شرت

میں گور کے پورے شعر کے ساتھ

میں اس پتہ پر تھی میں شعر کی شرت

میں گور کے پورے شعر کے ساتھ

میں اس پتہ پر تھی میں شعر کی شرت

میں گور کے پورے شعر کے ساتھ

میں اس پتہ پر تھی میں شعر کی شرت







ہستے گئیں۔  
 تو میں نے کہا کہ تو رہا ہوں۔ وہ اٹھ کر بھاگے  
 اپنی جگہ چاکر ہوتے تھے اطمینان کا سانس لیا۔

میں نے بڑھتی سی نظر تیزی سے ڈال کر دیکھا تھا  
 تھے مگر میں باہمی تک نہیں تھی کسی مسنونہ کی نے کو  
 بیگ سے پلے کے کی بائیر کی تھی کچھ اکانا میں کا  
 بمقام میں تھا اور وقت کی پانچویں کے علاقے  
 میں صحت خست تھی تب تو اٹھ میں سے گئے تھے  
 دیکھ کے کہ لاکھوں میں تھا شعر کے ساتھ تمام وہ  
 آکر وہ پورے میں جا چکے تھے وہ بڑے فحاش سے دوس  
 بے کے قرب اس جا تھا میں وہ انگہ میں میں  
 جلی تھی شعر کے سامنے اظہار کلا تھا اور ہاتھ میں  
 چائے آگ تھا شعر نے بہت پر سراہا کر کے  
 عقیدہ بظاہر میں رہنے دیا تھا تو سمیت بھی طبع  
 محبت اور سوچ کی آئینہ کر کے کی بات نہ تھی اصل  
 اہل نگہ میں میں وہ اظہار ہو کر میں کی طرف تھپ  
 ہو گیا تھا کمال یا توں کو مولوی تھی۔

تب میں اس کا پتہ نہ تھا کہ میں نے بڑھتی  
 امید میں تھا کہ اس سے اس کے  
 کہ ہے نصیب میں میں نے چھوڑ کر آئیں گے۔  
 شعر طوفان سے بھلا تو اس نے اطمینان کا سانس  
 لیا۔

میں نے شعر نے اشارہ کیا وہ ہر گز نہیں کیا  
 نہ کر سکی کہ اس کی آگہوں میں کسی کسی شرارتیں  
 فاقہ رہی ہیں وہ عمارت کی سی ڈی کی شادیت کر کے  
 باہر لے آیا تھا میں نے موز سائیکل دیکھ کر جھرتی  
 کی جلی شکر میں مضبوط کرتی تھی کہ وہ بھی اس سواری  
 نہ بیٹھی تھی دے بھی جب سے تھا موز سائیکل  
 سے کر کے اپنی تان میں تھا جیسی تھی جب سے اس  
 سواری سے طوفان تھی۔

میں نے کہا تھا تو توں کوں جیسا کہ ہے  
 میں میں توں کوں جیسا کہ ہے  
 نے اس کی بولا تھی کہ کہہ دو اور سر جھٹ کر فائل  
 مضبوط سے بکری اس نے دیکھ کر ایک دم بھاگے

تھی۔  
 "پانچویں ہستے کریں ہم کر جائیں گے۔"  
 اس کے کان کے قریب سے بولی اور لپٹے ہوئے  
 الٹے چپے کو بھٹک سنبھلا کر ہاتھ سے کاٹل  
 چاروں میں ہل آگے وہ اسے آواز کر رہے پر اسے  
 تھے اور اس میں مسکرتوں پہ وہ ساری گتے ہوں گے  
 جیسا کہ کر جائیں گے۔

میں نہیں کہنے میں گائے پکارے۔ وہ سری  
 طرب طرب میں تھا۔  
 وہ بڑھتی شعر میں کہہ تھا چھوڑ کر پھیلے  
 حائل کا تیر کے ہوئے تھا جب اس نے موز  
 سائیکل کی رفتار دیکھ کر میں نے ہل کر اس کی  
 شرٹ پھینکے مضبوط سے بکری اسے ہل گیا تھے  
 دیکھ کر اس کی ہل کے تھپ تھپ اس کے  
 "مجھے تو یہ ساری بولی پانچ سے ملے قاتل  
 مت چاتے ہیں۔" شعر کو اس کے طوفان کی بھٹک میں  
 پھان میں۔

میں نے کہا کہ میں نے کیا چھوڑا۔ وہ شرٹ پھینکے  
 کہنے اس کے فاصلے قریب ہو گئی تھی۔  
 مضبوط میں نے ہل دیا تھی۔ وہ شرارت  
 سے بولا کہ میں نے شرٹ چھوڑ کر پھینکے سوار  
 کی کو شش کی لاکھ لے شرٹ سے ہانگ چلائی  
 ہلا۔

میں نے ہلائی وہ دیکھی خود کہہ میں نے  
 قاتل ملے ملے ملے ملے پلے پلے ہا کر دے تھی  
 سب آخری آواز تھا۔  
 "تو کہ جب کہنا ملے گا" شعر نے بولا  
 وہ کہے کہہ لیا "چلے کے میں ملنے میں میں  
 اس نے میں کی پشت پر سے جھٹ کر پھینک دیا  
 اظہار نہ ملا کہ میں شعر کے لیے چلا تھا  
 کے ملنے میں چھپ کر دیکھ اس کے کہہ لیا۔

میں نے کہا کہ شعر نے ملے فوراً پھر  
 گیا لاکھ ملے گا ہے۔ تو میں میں فوراً پھر



خضر سے دعا کی اور کہنے لگا: "اے خدا! میری عمر میں سے ایک کتب چھپنے میں ملے اور اس سے دوسرے کو انصاف سے لکھ کر دے۔"

نظروں سے دیکھ رہی تھیں جس کو کسی نے بھی  
 نہ دیکھا۔

پڑھتے  
”سچا یہ بات ہے کہ جیسا کہ فیروزؒ نے آگاہ کیا  
ہے شعلہ کا خط  
”فیروزؒ نے اس نے اس کے لئے عزت کی۔“

۳۳ چنانچہ مولود میں مناسب موقع پر کچھ کر دیا جائے  
گی تم واقعی بھی پہلے ہو۔ انہوں نے کہتے ہوئے  
اسے بغیر انور میں کا سر اچھے سے دیکھا۔

جس کے لئے جہاد تھی۔

میں نے اپنے لیے ایک کتب خانہ بنایا ہے جس میں  
 ہر قسم کے کتب و رسائل جمع ہیں۔

۱۔ ۲۔  
کالے کوئی دفعہ معلوم ہوا تھا

[illegible]

ایک بار جب کہ ایک مسلمان نے ایک عورت کو دیکھا تو اس نے اس کی طرف بڑھی مگر پھر چلا گیا۔ اس نے کہا: میں نے اس کی طرف بڑھی مگر پھر چلا گیا۔ اس نے کہا: میں نے اس کی طرف بڑھی مگر پھر چلا گیا۔

یہ بات ہے سب کو معلوم ہے۔  
 اہل شاعت پر گواہی دے دی۔  
 جس کی حالت ایسا تھا کہ وہ بھی  
 یہ سب سنا رہا تھا۔

کمری روکن تاکہ ٹھکانے سے اگر کسی شخص نے سوچا۔  
 سنی کی صفحہ خودی پر مبنی وہ کھربیں سب سے  
 جھلک کر دیکھ لے کہ کھربیں سب سے

پھر بھی ان کے پاس سے سب سے پہلے ان کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔

میں نے کہا کہ "اے خداوند اس کی طرف متوجہ ہو۔"

انہیں اس نے بحث اپنا ہاتھ اسے کھڑا کر کے  
نے پری احتیاط سے اس کا ہاتھ پکڑا کہیں کسی جتنے کا

میل کی کہیں بھی ملے گا ان میں سے

طوطے طوطے اس کے  
پہا پہا تو ہاتھ  
پہا پہا تو ہاتھ

میں نے عقلی علم چاہا تھا۔ میرا کہ  
صرف عمل کیا۔ وہ میرا اب کے میں نے عقلی

میں نے کہا کہ اب میں نے کلام اللہ سے میری تعلیم  
میں حقیقت میں تمہارے سب سے بہتر ہے۔

۱۰ اگر دس حرف تک چار دہ ہوا تو میں کہیں ہوا  
۱۱ اگر دس حرف تک چار دہ ہوا تو میں کہیں ہوا  
۱۲ اگر دس حرف تک چار دہ ہوا تو میں کہیں ہوا

حضرت علیؓ کے لئے لکھا گیا ہے کہ جس ایک حد اللہ تعالیٰ چاہے وہ کسی کو پہنچ جائے

ہوئے تہمت دہائے ۱۹۰۰ء میں۔ ۱۹۰۰ء میں ان کے بیٹے  
 علی محمد خان کے لیے یہاں سے سڑک پر ایک  
 مکان بنوایا گیا اور اس کا نام "خانہ" رکھا گیا۔

اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف سے بھی فرشتوں کی آمد ہوئی تھی۔  
اس وقت کہ وہ اپنے گھر میں تھے کہ ان کے گھر کے دروازے پر  
مردم کے آگے آئے اور ان کے پاس آئے۔ اور ان کے پاس آئے۔

۱۲۔ منکب میں سے نکلنے والے نر کر اعدہ کھاتہ  
 کھت میں سرکار کر دئی کہ دوسرے مرتبہ الجوالے کے  
 اور دوسرے مقام کی طرف سے کی 'فشار'۔



مکرم دلی سے اشعر فارغ ہوئے کراچی پہلے تو وہ علم  
کلا کرکے کلا کلا کر میں کرتی تھی شہزادہ آزاد علی  
اس کی یاد رکھ جاوے وہاں لکھنؤ سے گئے  
کی کہ عیش میں کرتی تھی۔

فوری کی سہولت تھی اس لیے ہائیڈروکسی کے  
گروپ کے کیڑی کی آواز کی طرح تھی کسی سے  
تک آہی تھی بہت ہی خوبصورت غزل کی گواہ  
رہی تھی۔

[illegible]

جس سے پہلے میں گئی۔ وہ ۲۰۰۰ میں تھا  
میں پہلا تو اس کے اس کی کوئی بھی نہیں کر کے  
چاہے کیا۔  
میں کیا ہوا ہے جس نے اس کا سراپا۔

تو کہو کہ میں نے اس سے کیا کیا ہے۔  
تو کہو کہ میں نے اس سے کیا کیا ہے۔

کر تکی ہوں ہے تجھ نے کیا کیا وہ میرا گریہ سنا  
 ہے آفریں اس کا جو حق فیروز گز  
 قلم میں بس ایسی ہی شوق آفریں آفریں  
 ہر آفریں میں گزرتی ہے اس کی آفریں

میں کہ میں کوئی ایسا آدمی ہوں جس سے کوئی آدمی بے  
لے وعدہ لیا تھا کہ میں کو خوش رکھتا ہوں اور

فریاد کر لیا تھا جو اس سے بھی مٹی گزری اور ہٹل  
تھی انہیں اس آواز میں ہٹل پر چڑھ چیل کر تھوڑے  
بکھر رہی ہوئی ہوئی کہ باہر گاڑی کا پارٹی چلائے جاگ  
کر گشت پر نہیں سنی گاڑی تھا کہ ہسپتال سے کوئی  
لایا ہو گا اس کا خیال تھا نہیں تھا کیا جان اور اشعر  
گاڑی سے اسٹریڈر انڈر ہے تھے من کے پیچھے سری  
گاڑیاں تھیں وہ ہٹل و ریز صاحب اور حادثہ کے  
کہہ رہے تھے تھے تھے طوائین کی خبر کے ہر جہ  
تھیں نکل رہی تھیں۔

زہرا بیگم کو اس کا کسی چنے میں درد محسوس ہوا بیٹھے  
 بیٹھے اور حاکم نے اس سے رخصت ہو کر چلے گیا  
 جاکر شہینہ اور دانیل صاحب کو بلا لائی اور حکمران  
 ہی تھا فوراً انہیں اسٹیشن لے گیا باقی سب بھی چلے  
 گئے ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد بتایا کہ اس کی موت  
 حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے اس کی لاش  
 لے کر چلے گئے وہ بھی شہینہ شہینہ نے کہا کہ  
 سب سے پہلے چلے گئے تھے اس کی بیٹی تھی جس کا  
 کچھ نہیں تھا انہیں ڈاکٹر اور ملازم بھی دلت سب  
 سے باہر کر دیے گئے اس کے بعد وہ نے تمہیں بتا دیا  
 ہو چلے گئے سب کو دلت دلت قرار آیا۔

امیر کو شہزادہ کی ہوتی تھی۔ یہی وہاں کا قاطر  
 واریوں میں موصوف تھی۔ آخر اس کی ایک ہی سند  
 تھی۔ جس نے جسوں کا کہہ شہزاد کی نگاہوں میں اس  
 کے لیے بچہ نہ ہو سکتا تھا۔ یہی ہے امیر کے امیر  
 سے ملے لگ رہا تھا جسے اسے کاجا چلنے کی  
 اشعرہ اپنا حق سمجھتی تھی۔ وہاں میں باختر اسٹینڈنگ  
 بھی بہت تھی۔ سب کا خیال تھا کہ اشعرہ کے حوالے  
 سے امیر ہی اس گھر میں گئے تھے۔ وہاں سے امیر کو اس گھر  
 سے اشعرہ کے حوالے سے چھٹی تھی۔ یہ اس کے  
 لئے اسے بھی نہیں تھا کہ امیر کو اس گھر سے رہنا  
 تھا۔ تاہم وہاں سے وہاں کا کہہ لگ رہا تھا۔ امیر بھی  
 اس میں رہا تھا۔ اس کی سوتلی چائے چکے چکے چکے چکے  
 رہی تھی۔ اس کے تمام خواب اس دلت چٹا چور  
 ہوئے۔ سب نے یہ سمجھا لیا کہ ایک ہاتھ ہی وہاں رہا



[illegible]

کتابخانه ملی افغانستان

ہرگز گرام سے دھنچکا نہ لگے ابھی مرضی

”جی جی“ اس کمرے کی طرف سے اس نے کہا۔

کرت میں کیا تھا؟ کیا کہہ اس نے کسی دھن

میں نے اپنے حوالے میں کہا تھا کہ یہاں سے لے کر  
 کر کے یہاں سے لے کر کر کے یہاں سے لے کر

اس لیے ہمیں کہ فلاحی عمل سے خود کو  
نجات دلاؤ۔ کہہ رہے ہیں کہ جہنم کی آگ

گزشتہ دو روزہ اخبارات کے ایسے صفحے

ایک لفظ کہہ کر اس نے اچھی منہ کی۔

میں نے کہا کہ آپ کا خط ہے۔ فرط کی کولہ ہے۔  
 یہاں سے کہہ کر اس نے ہاتھ اٹھائے۔

اس نے اللہ کو تے سے سچا کر چھوڑ دیا۔

۱۔ اعلیٰ درجہ سے اس کے لیے کہ اس نے اپنے ذہن کو  
تکمیل سے اس نے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

2000

آفر کا قصداً سراپا لایا ہی مٹم خاک کے جس  
وہلے بند کج ہلا نہاں غمناں کی جھڑپا ہے

پہلی بار، جو کہ اس کی کہانی کے لئے لکھا گیا تھا،  
اسے اس وقت کے ایک مشہور نامیہ نگار نے لکھا تھا۔

جو اس وقت کے اس گھر اس کی ماحولی میں  
مستحق کسی کرپا کے لئے اسے سزا دے گا۔

ملک کے صحیح طور پر کرنا چاہیے کہ اس کی  
کے ساتھ ساتھ اس کی

میں نے ان کے لئے ایک خط لکھا ہے

پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبہ کے تحت

عمر کے ہرگز گرام سے دو چھتا نہ گئے ابی مرض

میں نے اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا۔

کرت میں تھا تھا، اچانک اس نے بھی دھن

[illegible]

گزارش دہلی کے ایک اخبار کے مطابق کہ ایک شخص نے ایک عورت کو گالے مارے اور اسے زخمی کر دیا۔

۱۔ اہل حق کے لئے جہنم کی آگ

۱۰۰

یہاں تیار کیا اور اس سے نکالے گئے۔  
 فکری ہے، یہاں تیار کیا اور اس سے نکالے گئے۔

اس نے اللہ کو تے ہے اور یہ کہ

ہمیں اس سے اس لئے کہ اس نے ملائے عظموں کو چھٹی

انکر کہ تمنا سوار ہوا ہے تمہارے جس

کونے کونے کی جگہاں پر بھی لکھ دیا ہے کہ یہ سب کچھ  
میں نے ہی لکھا ہے۔

ہر ایک کے لئے اس طرح کی سہولتیں

[illegible]

کتاب الفہرست فی التفسیر

11-11-44







ہے کہنے لگا "اچھا ہے اور کہ عمارت  
اور اچھا ہے اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت

اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت  
اور کہ عمارت



فہرست ساقیہ میں یہی کی جیسی سے گزرتی ہیں نہ  
 کیا ہیں مگر اس کی وجہ سے کہ وہ اپنے غریبوں کے لئے  
 نہیں کسی احتیاج کی گزرتی لڑکی تھی۔ سمجھو کے لئے  
 تھے کہ انہوں نے نہ کوئی اور کام کیا۔

☆ ☆ ☆  
 اشعر کے اہل چلنے کی خبر سے سب کو خبر ہو گیا  
 کسی کے آگے اور کسی کے پیچھے نہ کد تھی مگر  
 جس کا خیال تھا کہ اب وہ اشعر کو رہا کر کے کی ایسا  
 نہیں کرے گا کہ وہ کسی بہت سے لوگوں کو اپنے لئے  
 اشعر کے پاس گئے اور اس کے ساتھ انہوں نے اس کے پاس  
 رہ گئے۔

اہل کے دھوکے میں اس کی ایسی نہ رہتے تھے  
 نہ ہی وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتے تھے اور نہ اس  
 کے لئے ایک بار گشت کرتے ہوئے لیا تھا پھر ہی ایک  
 کوئی شخص اس کے لئے ملازمت لے گیا تھا کہ  
 اسے وہ سارا کام سنبھال دے اور اس کے ساتھ رہے  
 دیکھ کر وہی وہ دھوکا ملا سے ایک دھوکے اور ابھی  
 پہنچ گیا۔

ان کے شہر میں کہتے ہیں کہ وہ اشعر کی بیوی  
 کی ایک بہن تھی جو کہ وہ اپنے لئے ایک بہن کی  
 شادی کو اشعر کی بیوی کے لئے اور وہ اپنے  
 لئے بہت تیار کیا تھا وہ اپنی بیوی کے لئے  
 وہاں تھی وہاں تعلیم کی وجہ سے وہاں ہی رہ گئی تھی  
 ملازمت بھی کرتی تھی اشعر سے ملاقات کے بعد اس  
 نے اپنے تمام پرانے پرانے لڑکے کی پہلی کوئی  
 تھی۔

تو ان کے شہر میں سے اسے گھر آئی سارا گھر  
 وہ وہاں تھا مگر وہاں پر وہ اس کے لئے سچا تھا  
 شہر میں کہتے ہیں کہ انہوں نے وہاں رہی تھی۔  
 آج سے چھ سال پہلے وہ وہاں رہی تھی کہ وہ  
 وہاں رہی تھی وہاں کی لڑکیوں کے گھر میں  
 کہتے ہیں کہ

ان کے شہر میں کہتے ہیں کہ وہ ایک بھاری کی دنیا  
 کہ وہ ایک بہن تھی وہاں نے کوئی کھانا سے

پھر وہاں کہ وہ ہم کوئی کوئی چیز لے کر گیا تھا  
 یہاں کہ گھر کے ہم کے ساتھ ہاتھوں کے سلائے  
 وہاں کہ وہ اشعر کے اس طرح ہاتھ لے کر  
 سے کوئی چیز کہ وہ اشعر کی کس ہاتھ لے کر  
 کیا ہے کہ وہ اشعر کے اس کی ہاتھ لے کر  
 لڑکی ہاتھ لے کر وہاں سے سمجھتے ہیں اس کے  
 کہ وہاں سے وہاں کیا ہے۔

وہاں سے وہاں اشعر کے تپ ہو چکے تھے  
 اشعر کی بیوی۔ چاہت تھی کہ وہاں سے وہاں  
 اس کی طرف تھی اشعر کو وہاں سے وہاں کے  
 لئے شادی کی تھی انہوں نے وہاں سے وہاں  
 وہاں سے وہاں کی بیوی تھی وہاں سے پہلے کہ وہ  
 وہاں سے وہاں کے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

☆ چپ چاپ کہتے ہیں وہاں سے وہاں سے  
 سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 کہ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

☆ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

☆ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے



ہاں پہلے سے اس کا ذکر نہ کر میں شاعر کے بحر  
 سے یہ کہیں نہ تھا کہ یہ شعر شوا کی دلی قہقہہ  
 شاعر کا ہنسنے سے گری کر رہا ہے  
 جیسے جہان اس کی نگاہ میں گھومتے گئے

یاد ماریاں کہ آج بھی گئے۔ ہر شعر پہ دارما  
 لکھ میں گھاس پر لے آوا تھا اس میں سے کس کرنا  
 قہقہہ آج بھی گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

شاعر ہنسنے کی جگہ دہری کی دہری کی دہری  
 جگہ جگہ ہیں گھبراہٹ سے جھلک رہی ہیں وہاں  
 لکھ میں آج بھی۔

ماہر نے ڈھال کا ہر کھیل  
 لکھ میں گھاس کے پتے کو کہیں نہ دے کر کسی خاص  
 شاعر کے لیے ڈھال ہے جھلک رہی ہے شاعر کی گہ  
 ہنسنے کی دہری کا ہنسنے کا ہنسنے کا ہنسنے کا  
 ہنسنے کی دہری کا ہنسنے کا ہنسنے کا ہنسنے کا  
 لکھ میں گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

یاد ماریاں کہ آج بھی گئے۔ ہر شعر پہ دارما  
 لکھ میں گھاس پر لے آوا تھا اس میں سے کس کرنا  
 قہقہہ آج بھی گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

شاعر ہنسنے کی جگہ دہری کی دہری کی دہری  
 جگہ جگہ ہیں گھبراہٹ سے جھلک رہی ہیں وہاں  
 لکھ میں آج بھی۔

ماہر نے ڈھال کا ہر کھیل  
 لکھ میں گھاس کے پتے کو کہیں نہ دے کر کسی خاص  
 شاعر کے لیے ڈھال ہے جھلک رہی ہے شاعر کی گہ  
 ہنسنے کی دہری کا ہنسنے کا ہنسنے کا ہنسنے کا  
 لکھ میں گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

یاد ماریاں کہ آج بھی گئے۔ ہر شعر پہ دارما  
 لکھ میں گھاس پر لے آوا تھا اس میں سے کس کرنا  
 قہقہہ آج بھی گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

یاد ماریاں کہ آج بھی گئے۔ ہر شعر پہ دارما  
 لکھ میں گھاس پر لے آوا تھا اس میں سے کس کرنا  
 قہقہہ آج بھی گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

شاعر ہنسنے کی جگہ دہری کی دہری کی دہری  
 جگہ جگہ ہیں گھبراہٹ سے جھلک رہی ہیں وہاں  
 لکھ میں آج بھی۔

ماہر نے ڈھال کا ہر کھیل  
 لکھ میں گھاس کے پتے کو کہیں نہ دے کر کسی خاص  
 شاعر کے لیے ڈھال ہے جھلک رہی ہے شاعر کی گہ  
 ہنسنے کی دہری کا ہنسنے کا ہنسنے کا ہنسنے کا  
 لکھ میں گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

یاد ماریاں کہ آج بھی گئے۔ ہر شعر پہ دارما  
 لکھ میں گھاس پر لے آوا تھا اس میں سے کس کرنا  
 قہقہہ آج بھی گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

شاعر ہنسنے کی جگہ دہری کی دہری کی دہری  
 جگہ جگہ ہیں گھبراہٹ سے جھلک رہی ہیں وہاں  
 لکھ میں آج بھی۔

ماہر نے ڈھال کا ہر کھیل  
 لکھ میں گھاس کے پتے کو کہیں نہ دے کر کسی خاص  
 شاعر کے لیے ڈھال ہے جھلک رہی ہے شاعر کی گہ  
 ہنسنے کی دہری کا ہنسنے کا ہنسنے کا ہنسنے کا  
 لکھ میں گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

یاد ماریاں کہ آج بھی گئے۔ ہر شعر پہ دارما  
 لکھ میں گھاس پر لے آوا تھا اس میں سے کس کرنا  
 قہقہہ آج بھی گھاس کے پتے سے گئی ہنسنے کا

www.Paksociety.com





















اور اس نے دھتک کی قلمی کہ اس وقت قصیر  
 قطب نام صاحب اقدار کے ہونے کا خیال ہے کہ  
 نسبت بنی ہے اس میں کعبہ پر مشتمل اور  
 قمریہ اور شمس کے ہیں کہ ہے  
 قمریہ کی طرف سے اس سے ہوا اور قمریہ  
 دھتک کو وہ طور قمری سے ملتا ہے وہ ہوا قمری  
 لفظ اس کی طرف سے ملتا ہے اس کی طرف سے  
 اور لفظ قمری سے اس کے ساتھ ہوا  
 لفظ ایک طرف سے قمریہ اور قمریہ کی طرف سے  
 ہونے سے قمریہ کی طرف سے ہونے کی

اس کے بعد قمریہ کی طرف سے ہونے کی  
 ہوا کہ ہے قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا

اس کے بعد قمریہ کی طرف سے ہونے کی  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا

اس کے بعد قمریہ کی طرف سے ہونے کی  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا

اس کے بعد قمریہ کی طرف سے ہونے کی  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا

اس کے بعد قمریہ کی طرف سے ہونے کی  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا  
 اور قمریہ کی طرف سے ہونے کی اس کا

میں اسے دیکھ کر کہہ اٹھی کہ تم لوگ بھی غلطی کی طرف سے  
 آئے ہو۔ تم لوگوں سے ان کی طرف سے کیا ہے؟  
 پھر جب وہ اس کی طرف سے آئے تو وہ اسے دیکھ کر  
 کہنے لگے کہ تم لوگوں سے آئے ہو۔

موتی لڑائی کر کے - تو صاحب مت جلدی  
تھا کہہ دے کہ کر لے کر دے۔

[illegible]

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

یہ صاحب کو اللہ کی عطا کردہ نعمت ہے کہ وہ یہ بات فرمائی کریں۔

تو سب سے پہلے اس کے لئے کہ وہ اپنے آپ کو  
پہچان دے۔

موتی کا یہ نام ہے جو کہ دریا کے کنارے سے ملتا ہے۔  
 لکھنا ہے کہ موتی کا یہ نام ہے جو کہ دریا کے کنارے سے ملتا ہے۔  
 ہے کہ موتی کا یہ نام ہے جو کہ دریا کے کنارے سے ملتا ہے۔  
 کہ موتی کا یہ نام ہے جو کہ دریا کے کنارے سے ملتا ہے۔  
 کہ موتی کا یہ نام ہے جو کہ دریا کے کنارے سے ملتا ہے۔  
 کہ موتی کا یہ نام ہے جو کہ دریا کے کنارے سے ملتا ہے۔  
 کہ موتی کا یہ نام ہے جو کہ دریا کے کنارے سے ملتا ہے۔

۱۔ ایسی حالتیں ہوں گے کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۲۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۳۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۴۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۵۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۶۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۷۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۸۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۹۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں  
 ۱۰۔ کیا میں اس کے ساتھ ہوں کہ میں کیا کرتا ہوں

قلمی زبان سے جو لکھی ہوئی ہے اس کی ہر  
 حرف سے حاکم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس  
 مضمون سے جو اس نے صاحب کے قلم سے  
 لیا ہے اس کے لئے اور سیاسی اپنی زبان میں  
 ہے نہ گاڑی کی چابی کے لئے نہ لکھا گیا  
 ایک شخص کے لئے نہ لکھا گیا نہ لکھا  
 قلمی زبان سے لکھا گیا ہے نہ لکھا  
 گاڑی اور اس کے لئے لکھا گیا ہے نہ لکھا  
 ایک شخص کی ہی قلمی زبان سے لکھا گیا  
 لکھا گیا ہے اس کی قلمی زبان سے لکھا  
 ہے لکھا

[illegible]

حب جس بلعرق و صبا ہے کار کی لیا اللہ کا  
 چہ کسک ہوئی کہ میں سدا سے حق میں ہوں کر  
 جس کا وہ ہوں نہ انکی اولیات میں ہے کسک  
 کہ ایک سوک ہے میں حق میں ہوں بل ہر  
 سر کو ہوں اور سدا میں کی ہوں کی کسک ہوں  
 میں ہے جس سے لودہ حق میں ہوں حق میں  
 جس کا کسک ہے میں نے اپنی کسک میں ہے  
 میں کا کسک ہے ہر حال میں کسک میں ہے  
 شادی کسک کے ہر حال میں کسک میں ہے  
 سے د کسک کہ میں کسک میں ہے ہر حال میں  
 ہر حال میں کسک میں ہے ہر حال میں  
 میں نے کسک میں کسک میں ہے ہر حال میں  
 میں نے کسک میں کسک میں ہے ہر حال میں  
 شادی کسک میں کسک میں ہے ہر حال میں  
 سے کسک میں کسک میں ہے ہر حال میں  
 میں نے کسک میں کسک میں ہے ہر حال میں  
 میں نے کسک میں کسک میں ہے ہر حال میں

فلسفہ حیات کی روشنی میں









فورا ہی ہے ہوتی اشعر کے لعل پر شرابی مسکراہٹ  
آئی ہو خود سے اسے نہ کہنے لگا یہ وہاں شربت اور شہ  
کے چوڑی اور جامے میں ہاویں مدے دے دے دے دے  
کھربے حلیے میں وہ بھی دل میں لگ رہی تھی کہ  
بہنی اس کی وارفتہ اور گرم نگاہوں کو محسوس کر رہی  
تھی خواہ وہ چوڑی سے کھینچے گی چند منٹ بعد  
نظریں اٹھائیں کہ شاید وہ اسے نہ دیکھ رہا ہو یہ وہ

گڈنٹ لہجہ کی "تکلیف فراموش کر کے دنا  
بھول کر نہ ہوں اگر کوئی اور وقت ہو گا تو اشعر اسے اس  
بالت کا جواب دے گا مگر اس میں ہر طرف لوگ آ جا رہے  
تھے وہ دھمے میں لیے لیے گھر بھرنا اور چلا گیا۔

وقت کی محفل سو سنی کا یہ گھر بھی تھا اس وقت  
پڑاں میں اس دھڑلے کی بھی جگہ نہ تھی سامنے ہی  
سولی اور علی کے ساتھ عامر تھا اشعر اور قادی بیٹھے  
ہوئے تھے لہذا اسے دیکھا تو یہ بھی پوری سولی کے  
ساتھ اس کی جگہ چلی جا رہی تھی اس سے بیٹھے ہوئے  
کچھ دیر ہوئی تھی کہ اس کے انہیں ہی میں شہید ہوا  
شروع ہو گیا "تکلیف کی شدت سے آنکھوں میں  
آنسو پھر آئے لہذا فوراً مسجود ہو گئی۔

"ابلی ہمارے ہی میں شہید ہو گیا ہے ہم سے  
ہواشت نہیں ہو رہا ہے۔" کی گئی تھی۔

حاشیہ مہمن کے ہاں میں دیکھا ہے کہ اسے اندر  
لے جاتا اور فوراً ڈاکٹر خانہ کو فون کر دے "لہذا اس کا ہاتھ  
پکڑ کر کھڑی ہو گئی اور اشعر کی طرف پھیرا اس نے  
مہمن کو اپنے مطبعا ہالوں کا سارا جگہ کوئی اور وقت  
ہو تا تو وہ ہرگز یہ سارا قیل نہ کرتی یہ اس دہانے  
سب کچھ بھلا کر ہوا تھا اشعر نے فوراً مہمن کا ہاتھ پکڑ لیا  
کیا اور اسے جلدی کرنے کی تاکید کی مہمن ہاتھ  
پکڑا لے کر رہی تھی۔

تھکنا نہ ہو رہا ہے۔ "اشعر نے پوچھا کہ نظر  
انہما کے بدلے میں مصروف رہی وہ بیٹہ اس کے  
پاس بیٹھ گیا۔

"ہاتھ ہٹاؤ ہاں دیکھیں۔" مہمن نے مصوب  
ہاں کو تختی سے پکڑا ہوا تھا اشعر نے اس کا ہاتھ ہٹا لیا  
تھکنا نہ ہو رہا ہے۔ "اشعر نے پوچھا کہ نظر  
انہما کے بدلے میں مصروف رہی وہ بیٹہ اس کے  
پاس بیٹھ گیا۔

تھکنا نہ ہو رہا ہے۔ "اشعر نے پوچھا کہ نظر  
انہما کے بدلے میں مصروف رہی وہ بیٹہ اس کے  
پاس بیٹھ گیا۔

## ناصر پبلیکیشنز کی ہانہ سے

ڈاکٹر بشیر بدو کی دکانا لکھنے ٹھکان  
ایڈیشن شائع ہو گئے ہیں۔

## • کوئی شام گھر بھی رہا کرو

غوریت غزل کا انتخاب

قیمت: 100/- روپے

## • کلیات بشیر بدر

ٹریکس ایڈیشن

قیمت: 350/- روپے

تحتی میں دیکھنے کے لیے غوریت ایڈیشن

آج ہی لپچہ بک اسٹال سے طلب فرمائیں

فک سے منگوانے کے لیے سنی کڈھارہ ریل

کر رہا۔

ڈاک غزل ادبی پکنگ فری۔

مول ڈسٹری بیوٹر

مکتبہ عمران ڈسٹری بیوٹر

۳۷۔ اردو بازار کراچی







پہلے سے "پارلر ٹریڈنگ" میں آپ کا خاصہ کی  
چلی تھر جی سے اسی "اس کی شراکت میں چلی  
تھی۔

”رک جیو۔“ دینا امری بات میں شکر کے لیے  
میراثہ تلی تھک۔

ہرگز نہیں یہ شعری عبارت

کتاب: شعر کوشاک ساجد

تہ جائے کیا سوچ کر اپنے بیک کی طرف ہر می لادہ  
تہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا مودہ اس کی طرف ہر می۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

کھانسی پائے صلیبی۔ "سب کے گھر خواب  
 ہونے کی پیدا کیے بغیر چلائی" "میرے اس کی کھانسی

ایک دہائیوں کی گزرتی تھی کہ غازی کے ساتھ سلوا شروع  
 ہوا۔ یہی تھا کہ جسے اللہ کو ہے جانتے کہ کب توار

سہارا ایچ سیکھ رہے تھے کہ ہیں۔ حق و سچ ملے

ہمیں ایک ایک کوہ کی طرح نظر آئے۔

۳۰

انہیں بھی بتا دے کہ صاحبزادے کی ماں کو پتہ نہ کہے  
ہیں اور حد سے لگہ کر دیے جاتے ہیں۔ "خاموشی"

قائد ہیں کیا قابیہ کی رو کے لئے ہیں  
قلم کے لئے کلاں لکھنے کی طرح ہاتھ کے لئے ہاتھ

اشعر نے ایک کراچی صحافی کو لیا تھا جس کے

دوست ہے مہنگن و گھمبیں ہوں رگ ہلاؤں ہلاؤں  
کیسے کہوں جہان سے کہ ہوں دل میں چپے ہیں کیا کیا

تاریخ کا ایک ایسا فن ہے کہ اس کا مطالعہ کرنے والے کو

میں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

میں نے اس کی طرف سے ایک خط بھی لکھا تھا۔

سب سے گہرے گڑھے میں  
سکھنے کے لیے رہی تھی  
میں نے سب سے گہرے گڑھے میں

پھر نے کہیں کہیں سے آئے ہیں۔

میں نے کہا کہ یہ تو میری شہریت ہے۔

[illegible]

ہرگز نہیں سمجھتا کہ اس کے خلاف شہادت ہے۔  
 ہرگز نہیں سمجھتا کہ اس کے خلاف شہادت ہے۔

کے خیال ہے وہ دوسرے شاعرانہ خیالات سے بڑھ کر

چہ فانی کے سہارے پر

میں نے یہ سیکھ لیا کہ اگر کوئی شخص اس کا ہاتھ نہ دے گا تو وہ کبھی نہیں ملے گا۔

کرم مرئی (جگر) کے لئے بہترین دوا ہے۔

وہ کہہ رہا تھا۔ "نہا سٹی اور دوسرے اس کی

ملفوظات: مسکراتی سالانہ مکتبہ اسلامیہ کے  
تمام ملفوظات میں کراؤں کے لئے یہ فیض عظمیٰ

جہاں آئینہ خورشید اس کا حق بنی جس سے جس میں جس  
چلتا تھا اس کی آخری حلقہ انحراف تھا جو اسے اپنی

شرع اللہ مستطیع آگھوں سے روکے رہا خانے میں اس کے اپنے حجرے کے لئے ایک کھڑکی بنوائے۔

ہے اپنے لئے دیکھتے ہیں تو تعلیم کے کسی مولفہ خوشی بھی ضرور ملتی ہے۔ اس میں حشر میں رہ جائے ہیں، مسئلے تو بڑے، اہم، اور بڑے ہیں۔

ہیں سارے کو جس اجلائی اہل ہوا ہے لے لے  
رہے بہت صاف تھے مگر انہیں چھپے غم سر ہل تو  
لہجہ مشکینہ ہوا ہے

لکھنؤ کے لئے میں اپنے شعر کو دیکھ کر  
مکمل ہو کر آج ساری رات دھن دھن گونج رہا

اسے رکھتی تھی۔